نور افشاں

قیمت سالیانہ بلامحصول عہ۔ حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی قیمت سالیانہ معہ محصول سے

نمبر ۳۴ - جلد ۳ لودیانہ ۲۸ - اکتوبر ۱۸۷۵ع قیمت فی پرچہ ۲ پائی

میری صداقت کے خدا
میں اپنی روح کو سونپتا ہوں
تو نے رہائی بخشی مجھے وہی
میں اب خوش وقت اور خرم ہوں
دشمن کے ہاتھ میں اے خدا

دیکھ مجھ پر حلم کے ساتھ
خدایا تیرے ہاتھ
پھیرا یا دکھ کی آن
کر بچی میری جان
بندہ نہ پڑا ہو

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹتا

مالیر کوٹلے والونکی گفتگو

اتنے میں مالیر کوٹلے والوں میں سے ایک بولا بھائی لڑائی جھگڑوں کے سر کرنیکے لیئے عام اس سے کہ وہ خانگی ہوں یا ملکی ہندوستانیونکی ہمت ثابت قدمی اور دولت جسقدر رہی وہ سب پر واضح ہی مجھکو پنجاب میں رہتے کو مدت ہو گئی اور اچھا عہدہ پانیکے سبب اکثر پنجابی رؤسا سے بھی میل ملاقات ہی تاہم جبکہ تولد میرا ہندوستان ہی اور وہاں ہی ہوش سنبھالا تھا اسواسطے ہندوستانیونکی راہ و رسم اور طرز طریق سے بخوبی آگاہ ہوں اور اُنکے حوصلے اور ہمت کو خوب جانتا ہوں ۵ ناخوب میشناسم پیران پارسا را۔ نااتفاقی جو سب خرابیونکی جڑ ہی اسکو توفی الحال رہنے دیجیئے پہلے یہہ فرمایئے کہ اِس عظیم مہم کا بیڑا اُٹھانیکے لیئے جس سے ہندوستانکی گئی گذری سلطنت کا پھر ہاتھ آنا یا اگلا رہا سہا بھی کھو بیٹھنا ممکن ہی آپ کی

عالی حوصلہ بہادر روسنے جتلے پیچھے ہوئے آپ جا بجا پھر رہے ہیں کیا سامان جمع کر لیا ہے کیا کوئی خزانہ یاد آور اُنکے ہاتھ لگ گیا یا کسی رستم اور اسفندیار کی روح نے اُنپر آ اثر کیا کہ یکایکی پہاڑ کے ساتھ ٹکر مارنے لگے ہیں۔ اول ایسی ٹکر کیواسطے سر چاہیئے تھا کیونکہ سر کے بغیر خالی دھڑ کسی کام کا نہیں ہوتا۔ راجہ کے مقابل میں راجہ ہی در بر آسکتا ہے ورنہ نا اُشنا کیا حوصلہ کہ تاب لا سکیں۔ سارے جسم کا رئیس دماغ قرار دیا گیا ہے اور عقل اور تمیز انتظام اور تدبیر سب کچھ اُسیکے تعلق ہیں باقی سب اعضاء اُسکے طفیلی مانے گئے ہیں پس جب رئیس ہی نہ ہوا تو باقی اعضاء۔ کس کام کے ہیں۔ شاستروں میں لکھا ہے کہ اور لوگوں کی لڑائی راجاؤں کی لڑائی پر منحصر ہے جس راجہ کا انتظام اچھا ہوا وہی اور اُسیکے لوگ فتحیاب ہوتے ہیں کیرو اور پانڈو کی لڑائی میں جب تک کرشن جی نے آکر اپنی آسمانی عقل صرف نہ کی تب تک پانڈو کے لشکر کو کیرو ؤں پر فتح نہ ہو سکی دیکھو بیاس دیو مہابھارت میں لکھا ہے کہ پانڈوؤں کے بچو نکو کیروں پر کیوں نہ فتح ہوتی جبکہ جگت کے سرسری کشن جی انکی کمک پر تھے۔ مگر معلوم نہیں ان لوگوں یعنے آپ کے بھیجنے والوں نے اپنا سر کسکو ٹھہرایا ہے سپہ سالار کسکو مانا اور کس راجے کے ہو کر لڑینگے اگر سر خود دیکھکر آپ ہی یہہ کام کرنا چاہتے ہیں تو پھر جانو کہ کر چکے۔ گو کالا گھنیا صرف گوپیو نکا ہی دل نہیں بہاتا تھا اور نہ صرف پانڈو نکا سپہ سالار تھا بلکہ جیسا تماش بینی کا شوقین اور جنگ بہادر تھا ویسا ہی مملکت کا منتظم اور ملکداری کا عقلمند تھا غرض اس شخص جیسا جبکہ کوئی فوج کا سر بنے تب کہیں جا کر کیروؤں پر فتح پاوے۔ میرے ماں باپ نے بھی میرا نام اُسیکے نام پر رکھا تھا مگر میں اسم بامسمی نہیں ہوں میرا کام سپہ سالاری کرنا نہیں ہے کہاں رام رام اور کہاں ٹیں ٹیں سو اگر یہہ چاہو کہ عام لوگ ملکر آپ ہی اپنی سرپرستی کرینگے تو دیکھ لینا عام کو بھاگتے ہوئے راہ بھی نظر نہیں آئیگی میدان جنگ میں وہی کھڑے رہ سکتے ہیں جنکے سر پر کوئی کڑا ہاتھ رکھنے والا ہو ورنہ بے سرکار کھولا خدا۔ بھائی ملک گیری کچھ حلوے کا خیر نہیں ہے کہ اپنے آپ حلق میں اُتر جاویگا اگر اُنکا یہہ ارادہ ہے کہ ملک کی لوٹ اور غریب غربا کے خون سے جنگ کا سرمایہ جمع کر آپ ہی اُسکا سرانجام کرینگے تو بس تب وہ سب کچھ کر چکے۔ آگے پنڈاری اور مرہٹے مسلمان اور برچھے ملک کا نشٹ بھرشٹ کر چکے ہیں اب رہا سہا یہہ لوگ خاک سیاہ کر چھوڑینگے وہ تو بیشک ملک کی لوٹ کھسوٹ سے انگریزوں کے ساتھ ایک آدہ ہاتھ کر اپنی قسمت آزمائی کرینگے مگر یہہ بتلائے کہ اس کمبخت ملک کا کیا کیا حال ہوگا بھائی ہمارے تو یہہ باتیں دل نہیں لگتیں اور ہمیں ایسے مشوروں میں شامل ہونیکا شوق ہے ہم خوب سمجھتے ہیں کہ اول طعام اور بعد کلام محض گھڑی کی بات نہیں ہے بلکہ اُسکا تجربہ ہر موقعہ اور ہر محل پر حاصل ہے۔ لشکر کے لوگ کیا سپاہ اور کیا افسر جنگے موںنھ میں کچھ پڑیگا تو لڑنے والے بنینگے گھوڑا اونٹھ خچر بیل وغیرہ جب کچھ دانہ گھاس کھائینگے تو چلینگے اور جس شخص کی دیگ نہ ہوئی اُسکی تیغ کیا ہوگی سو پہلے اِن سب باتو نکا انتظام شرط ہے مگر انتظام کی جان پیسہ ہے اور جب پیسہ نہ ہوا تو انتظام کیا خاک ہوگا۔ دیکھو ہر ایک انگریزی ہر گمپنڈ کے ساتھ ایک ایک کمسریٹ افسر رہتا ہے اور ہر افسر کے ماتحت کئی ایک گماشتے اور ہر گماشتے کے تصرف میں کئی ایک اونٹھ بیل خچر اور گدھے جو قصبات اور دیہات سے سر راہ رسد رسانی کے لیئے متعین ہوتے ہیں۔ سو سمونکے بچاؤ کے لیئے خیمے وغیرہ بہم پہونچانے والے کوارٹر ماسٹر ساتھ ہوتے ہیں اور راستہ دکھانے اور ٹیلا ٹیکر ہموار کرنے اور ندیوں وغیرہ پر پُل بند ہونیکے لیئے بارگ ماسٹر کبھی سننے میں نہیں آیا کہ انگریزی لشکر نے سوا نزول سرکاری کے کیسیکی ملکیت میں سے ایک شاخ تک بھی توڑی ہو یا کسی غریب غربا کو بلا اجرت بیگار میں پکڑا ہو اور کیوں پکڑیں جبکہ خزانہ کا چھکڑا ہر وقت ہمراہ رہتا ہے اور بلا کاٹ قصور روپیہ کا مینہ بیدریغ برسایا جاتا ہے بہت سے غریب آدمی جنکو دو نو وقت روٹی کی چھید رہتی تھی آج اس کمسریٹ کی بدولت صاحب نان ہیں اور جنکو کوئی جانتا پہچانتا بھی نہ تھا اب بڑے اہل عزت اور صاحب نام۔ دور نہ جاؤ لالہ جوتی پرشاد کو ہی دیکھو ایک کمسریٹ کی ٹھیکہ داری میں اُنہنے کسقدر روپیہ کمایا اور کیا کیا کچھ بنایا ابھی گورنمنٹ پر لکھو کہا روپیہ کا دعویٰ پیش کیا تھا اور اُسیکی عدالت سے دام دام بھر لیا غرض انگریز خود قائل ہیں کہ ہماری اس ملک کی ساری کمائی محض لشکروں کے خرچ میں ہی اُٹھ جاتی ہے اب آپ بتلایئے آپ کے معاونوں کے ہاتھ میں کیا ہے وہ کس بات پر پھول بیٹھے ہیں کونسی سونے کی گٹھی ہاتھ آگئی ہے جسپر پنساری بن بیٹھے ہیں بھائی یہہ سب زر کا کھیل ہے اور جب زر نہیں تو عشق ٹیں ٹیں خالی سنکھہ بجانے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور پھر یہہ معاملہ کچھ تھوڑا نہیں کہ جلد طے ہو جاوے اسکے لیئے برسوں کا سامان چاہیے ✦

باقی ہفتہ آئندہ

اہل اسلام کے اعتراضوں کے جواب میں

اعتراضات دربابِ مسئلۂ تثلیث و الوہیت مسیح

پہلا اعتراض عیسائی دعوے کرتے ہیں کہ باپ بیٹا اور روح القدس ایک واحد لاشریک خدا ہی یعنے ایک کو تین اور تین کو ایک کہتے ہیں اور اکثر لوگ یہہ بھی کہتے ہیں کہ عیسائی تین خدا کو مانتے ہیں۔ لیکن یہہ بات بالکل باطل ہی کیونکہ عیسائی بھی کہتے ہیں بائیبل میں بھی لکھا ہی کہ خدا ایک اور واحد ہی جیسے استثنا کے ۶۔ باب اور ۴۔ آیت میں لکھا ہی کہ ہمارا خدا اکیلا خداوند ہی اور مرقس کی انجیل ۱۲۔ باب ۲۹ آیت کہ خداوند جو ہمارا خدا ہی ایک ہی خداوند ہی پس اچھی طرح سمجھنا چاہیے کہ بائیبل میں خدا کے تین ہونے کے بابت کیا لکھا ہی۔ توریت کے پہلے باب کی پہلی آیت میں خدا کا نام الوہیم لکھا ہی اور یہہ لفظ الوہ کی جمع اور اس میں تثلیث کا اشارہ ہی اور مسیح نے اپنے حق میں فرمایا کہ جس نے مجھہ کو دیکھا خدا کو دیکھا ہی اور پھر یہہ کہ میں اور باپ ایک ہیں۔ پھر لکھا ہی کہ سب چیزیں اُسی سے پیدا ہوئیں اور وہ سب چیزوں کو سنبھالتا ہی۔ اور پھر یہہ کہ سب لوگ بیٹے کی عزت کریں جیسے کہ باپ کی عزت کرتے ہیں۔ اور روح القدس کے حق میں لکھا ہی کہ وہ ہر ایک کو اپنی مرضی کے موافق نعمت دیتی ہی پھر یہہ کہ اُس سے جھوٹھہ بولنا خدا سے جھوٹھہ بولنا ہی۔ دیکھو اعمال کے پانچویں باب کی تیسری اور چوتھی آیت۔ پھر جب عیسیٰ آسمان پر جانے کو طیار تھا اُس نے اپنے شاگردوں کو کہا کہ تمام دنیا میں جاؤ اور ہر ایک مخلوق کو باپ بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسما دو۔ اور پھر پولوس رسول نے ایمان لانے والوں کے واسطے دعا مانگ کے کہا کہ خداوند عیسیٰ مسیح کا فضل اور خدا کی محبت اور روح القدس کی رفاقت تم سبھوں کے ساتھہ ہووے۔ آمین۔ یہہ کہیں نہیں لکھا ہی کہ مسیح روح القدس باپ سے الگ ایک خدا ہی لیکن ہر جگہ میں اُنکی الوہیت اُسی وحدانیت سے جو باپ کے ساتھہ رکھتے ہیں ثابت ہوتی ہی۔ مسیح کے حق میں لکھا ہی کہ وہ باپ کی گود میں تھا۔ پھر یہہ کہ خدا نے اُسکو دنیا میں بھیجا۔ پھر مسیح نے فرمایا کہ میں جاکر روح القدس کو باپ کے پاس سے بھیجونگا۔ پھر عیسیٰ نے روح القدس کے حق میں فرمایا کہ وہ اپنی نہ کہیگی لیکن جو کچھہ وہ سنیگی وہ کہیگی اسلیئے کہ وہ میری بزرگی کریگی وہ میری چیزوں سے پاویگی اور تمہیں دکھاویگی۔ اور پھر عیسیٰ نے اپنے حق فرمایا کہ اُس روز (یعنے قیامت کے دن) تم جانوگے کہ میں باپ میں اور تم مجھہ میں اور میں تم میں ہوں۔ اور پھر یہہ بھی کہ اگر کوئی آدمی مجھے پیار کرتا ہی تو وہ میرے کلام پر عمل کریگا اور میرا باپ اُسکو پیار کریگا اور ہم اُسکے پاس آوینگے اور اُسکے ساتھہ رہینگے پھر عیسیٰ نے فرمایا کہ بیٹا آپ سے کچھہ نہیں کر سکتا مگر جو کچھہ کہ وہ باپ کو کرتے دیکھتا ہی کیونکہ جو کام کہ وہ کرتا ہی بیٹا بھی اُسیطرح وہی کرتا ہی اور روح القدس کی نسبت مسیح نے کہا کہ میرے باپ کی روح تم میں بولیگی۔ دیکھو یوحنا کی انجیل ۱۴ و ۱۵ و ۱۶۔ باب ✣

ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہی کہ تین خدا نہیں ہیں مگر ایک اور یہہ بھی کہ بیٹا روح القدس باپ سے الگ ہوکر ایک خدا نہیں ہی حقیقت یہہ ہی کہ باپ اور بیٹا ایک ہیں اور روح القدس باپ اور بیٹے کی روح ہی اسلیئے وہ تینوں ایک واحد خدا ہیں ✣

اگر کوئی اعتراض کرے کہ وحدت میں کثرت کسطرح ہو سکتی ہی تو یہہ درست ہی یعنے اگر کوئی کہے کہ تین چیزیں ایک چیز ہی یا تین ذاتیں ایک ذات ہی تو یہہ بیشک برخلاف عقل کے ہی لیکن عیسائی یہہ نہیں کہتے اور نہ انجیل میں اسطرح لکھا ہی صرف اُنکا دعوے یہہ ہی کہ باپ بقا ہی بیٹا بھی بقا اور روح القدس بھی بقا باپ قادر مطلق بیٹا قادر مطلق اور روح القدس قادر مطلق ہی تو بھی تینوں بقا یا قادر مطلق نہیں مگر ایک۔ اگر کوئی کہے کہ یہہ بات عقل اور سمجھہ سے باہر ہی تو جواب یہہ ہی کہ خدا کی ذات اور صفات موجودات کی عقل اور سمجھہ سے باہر ہیں۔ عقل سے معلوم ہوتا ہی کہ خدا ہی لیکن نہیں معلوم کہ وہ کیا ہی۔ بعضے فیلسوف کہتے ہیں کہ دو خدا ہیں ایک تاریکی اور برائی کا مالک دوسرا روشنی اور نیکی کا۔ بعضوں کا قول ہی کہ ناچیز سے کچھہ نہیں پیدا ہوتا یعنے بغیر مادہ کے کوئی چیز بنا نہیں سکتا۔ اور نہ بن سکتی ہی اس سبب سے وہ ساری چیزوں کو خدا کہتے ہیں۔ کون بیان کر سکتا ہی کہ خدا نے گناہ اور دکھہ درد اور موت کو کیوں دنیا میں آنے دیا۔ کیا وہ ان چیزوں کو پسند کرتا تھا یا کمزور تھا کہ انکو روک نسکا کون بتلاویگا کہ بیج سے پیج کس طرح پیدا ہوتا ہی۔ کون بیان کر سکتا ہی کہ خدا کس طرح سب جگہہ میں موجود ہی۔ باوجودیکہ اُسکے حصہ نہیں ہیں۔ جب یہہ ساری باتیں ہماری سمجھہ سے باہر ہیں تو ہم تثلیث کے مسئلہ کو جو خدا کی کلام میں صاف لکھا ہی کس طرح رد کریں گو ہماری ناقص سمجھہ میں نہیں آتا یہہ بالکل مغروری اور جہالت

کا نشان ہو کہ اُسکو رد کریں۔ ہم جانتے ہیں کہ انجیل خدا کا کلام ہو اور جو کچھ اُس کے حق میں اُس کتاب میں لکھا ہو ہم سچ جانتے ہیں اور جو کچھ ہم کہتے ہیں وہ عین مضمون کتاب کا ہو +

کوئی نہ کہے کہ عیسائی لوگوں نے یہہ تعلیم خود اپنی کتاب میں درج کی ہو۔ ہمنے ثابت کیا ہو کہ اسطرح ہو نہیں سکتا اور کیونکہ ہمنے یہہ تعلیم صرف انجیل سے نہیں پائی بلکہ توریت میں بھی موجود ہو۔ اور سب عاقل جانتے ہیں کہ توریت زبور اور انبیا کی کتابیں یہودیوں کے قبضہ میں ہیں اور وہ عیسیٰ سے بڑی دشمنی رکھتے ہیں اور اسکو جھوٹھا جانتے ہیں اور اپنی کتابیں بے نہایت خبرداری سے رکھتے ہیں۔ اور عیسائیوں کو کبھی فرصت نہیں دیتے کہ اُنکی قدیمی کتابیں بگاڑ سکیں اور اپنے مطلب کے موافق اُنمیں نئی تعلیم لکھیں +

باقی ہفتہ آیندہ

منقولات

بقیہ درس درباب تثلیث

اعمال ۵۔ باب ۳ و ۴۔ آیت اب اِس آیت اور پاک کلام کی اور بہتیری آیتوں سے روح القدس کا تثلیث فی الوحدت کا تیسرا اقنوم ہونا ثابت ہو کیونکہ روح القدس کے جو نام و صفات توریت و انجیل میں درج ہیں اگر خدا کی ذات بے نظیر کے سوا اور کسیکی طرف محسوب کئے جائیں تو کفر کے سوا اور کچھ نہ ٹھہریگا۔ مثلاً روح القدس خدا کہلاتا ہو +

اعمال ۲۸۔ باب ۲۵۔ آیت۔ سارے الٰہی کمالات اُسکو محسوب ہیں یعنے ہمہ دانی پہلا قرنتیوں ۲۔ باب ۱۰ و ۱۱ آیات ہمہ جا حاضری ۱۳۹۔ زبور ۷۔ آیت قادر مطلق لوقا ۱۔ باب ۳۵۔ آیت رومیوں ۸۔ باب ۱۱۔ آیت سارے الٰہی کام اُسکو محسوب ہیں یعنے پیدائش۔ ایوب ۲۶۔ باب ۱۳۔ آیت ۳۳۔۴۔ زبور ۳۰۔ آیت معجزے ۱۔ قرنتیوں ۱۲۔ باب ۹ سے ۱۱۔ آیات نئی پیدائش یوحنا ۳۔ باب ۶۔ آیت طیطس ۳۔ باب ۵۔ آیت اِس کے سوا الٰہی عبادت بھی اُسکو زیبا ہو اسلیئے حواریوں کی دعا خیر میں اُسکی مہربانی کی رفاقت کی استدعا ہو۔ ۲۔ قرنتیوں ۱۳۔ باب ۱۴۔ آیت اُسکے خلاف کفر کہنا بھی ہرگز معاف نہ ہوگا متی ۱۲۔ باب ۳۱ و ۳۲ آیات اِن سبکے سوا ہماری سند کا بھی کل مضمون اسی مثال تثلیث کی تعلیم پر دلالت کرتا ہو یعنے تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں باپ اور کلام اور روح القدس اور یہہ تینوں ایک ہیں۔ اب اِس سند کی سب سے آسان تفسیر یہہ ہو سکتی ہو یعنے باپ آسمان سے یہہ گواہی دیتا ہو کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہو یا تثلیث فی الوحدت کا دوسرا اقنوم ہو اور بیٹا اپنی زبان مبارک سے یہہ شہادت دیتا ہو کہ میں اور باپ ایک ہیں اور روح القدس باپ کی طرف سے نازل ہو کر اور بیٹے پر اُتر کر اپنے نزول کے وسیلے تثلیث کے اتحاد اور تینوں اقنوم کے ایک ہونے پر اپنی مہر کرتی ہو۔ بغرض جب کہ انسان پر عہد عتیق اور عہد جدید کا منجانب اللہ ہونا ثابت ہو جاتا ہو تب اُسپر یہہ بات کہ خدا اس دنیا کی حکومتوں اور معاملوں کے چلانے میں اپنی کل جلالی اور جمالی صفتیں تثلیث فی التوحید میں ہو کر ظاہر کرتا ہو کھل جاتی ہو لیکن تسپر بھی انسان اس حقیقت کو کہ کیوں اُسنے آپکو انسان پر باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے ظاہر کیا۔ بخوبی نہیں پہچان سکتا ہو۔ صرف ہم کلام کی قوت پر اتنا کہہ سکتے ہیں کہ خدا نے اپنا ظہور انسان کی ضعیفی اُسکی ناقص فہمی کے باعث اسطور پر کیا ہو اسلیئے ہمیں تثلیث کی تعلیم کو بتعظیم تحقیق کرنا واجب ہو نہ کہ ضد اور تعصب سے۔ علاوہ اسکے وحدت میں کثرت قرآن سے بھی ظاہر ہوتی ہو مثلاً سورہ بقر کی ۸۷ آیت میں مرقوم ہو کہ ہم نے دی ہو موسیٰ کو کتاب اور پے درپے بھیجے اُسکے پیچھے رسول اور دیئے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو معجزے صریح اور قوت دی اُسکو روح پاک سے پھر اُسی سورہ کی ۲۵۲ دوسوترپن آیت میں کہ یوں آیا ہو کہ دیں ہمنے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو نشانیاں صریح اور زور دیا اُسکو روح پاک سے۔ قرآن کی یہہ اور اور بہتیری آیتیں اسبات پر دلالت کرتی ہیں کہ ذات مغیاب وحدت فی الکثرت اور کثرت فی الوحدت پر موقوف ہو۔ اور گو کہ قرآن کے مفسروں نے اسبات کی ضد میں کہا اگر ہم روح پاک سے روح الٰہی مراد لیں تو تثلیث کی حقیقت مسیحوں کی تعلیم کی موافق ہو جایگی روح پاک کو جبریل سے قرار دیا ہو پر عیسائیوں کے نزدیک یہہ بات ناممکن اور مطلق محال ہو کیونکہ جبریل تو خود وہی تھا جو انجیل کے موافق مریم بتول کے پاس روح پاک کی خبر دینے کو بھیجا گیا تھا جیسا کہ لکھا ہو کہ چھٹے مہینے جبریل فرشتہ خدا کی طرف سے جلیل کے ایک شہر میں جسکا نام ناصرت تھا بھیجا گیا اور جاکر اُسنے مریم سے کہا کہ تو حاملہ ہوگی اور ایک بیٹا جنے گی اور اُسکا نام عیسیٰ رکھنا وہ بزرگ ہوگا اور خدائے تعالیٰ کا بیٹا کہلائیگا۔ مریم نے فرشتہ سے کہا یہہ کیونکر ہوگا۔ فرشتہ بولا روح القدس تجھپر نازل ہوگی اور خدائے تعالیٰ کی قدرت کا سایہ تجھپر ہوگا اسلیئے وہ مولود مقدس جو تجھسے پیدا ہوگا خدا کا بیٹا کہلائیگا۔ پس ظاہر ہو کہ یہاں جبریل روح پاک کے آنے کی خبر دینے کو بھیجا گیا نہ کہ

وہ خود بھیجنے والا بن گیا۔ اور یوں ہم قرآن کی ان آیتوں سے یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ قادر مطلق کی ذات تثلیث فی التوحید اور وحدت فی التثلیث پر موقوف ہی +

اور اب اے صاحبو کچھ ضرور نہیں کہ ہم اس بات کو اور زیادہ طول دیں۔ خدا نے آپ لوگونکو دانش عطا فرمائی ہی اسلیئے اس احقر کے نزدیک آپ لوگوں کے سامنے صرف اس مسئلہ کا اشارہ ہی پیش کرنا کافی ہی اور مثل بھی مشہور ہی کہ گلی از گلزارے و مشتے نمونہ از خروارے +

مراسلات

خط

بخدمت والا درجت جناب مہتمم صاحب اخبار نور افشاں سلمہ

آداب نیاز کے بعد گذارش ہی +

کہ گو یہہ کوئی دلیل پختہ ثبوت راستی کسی مذہب کے نہیں ہو سکتی لیکن تو بھی اکثر محمدی صاحب بوقت مباحثہ مذہبی یہہ بڑی دلیل لاتے ہیں کہ دیکھو ایک بڑا نامی افسر اور اعلی درجہ کا انگریز مسلمان ہو گیا ہی۔ یعنے ڈپٹی کمشنر ملول صاحب +

چنانچہ بندہ نے اخبار انگریزی میں صاحب موصوف کی جانب سے ایک چٹھی لکھی ہوئی دیکھی ہی جسکا ترجمہ ہدیہ ناظرین اخبار نور افشاں کرتا ہوں بشرط گنجایش درج فرماکر ممنون فرماویں فقط

چند روز ہوئے فیروز پور میں ایک انگریزی شکل صورت کا آدمی ہندوستانی کپڑے پہنکر اپنے تئیں مسلمان ظاہر کر کے خوب چندہ جمع کر کے لیگیا کہ صرف خرچ سو کام آویگا اور اہل اسلام نے اس بات کو فخر دین جانکر مشہور کیا کہ یہہ شخص کپتان تھا اول تو یہہ قرین قیاس نہیں اور اگر ہوا تو اس سے کیا ایک سے جھوٹا اور دوسرا سچا ہو سکتا ہی جو لوگ ٹکے اکٹھے کرنے کو یا کسی شہوت کی خاطر تبدیل مذہب کرتے ہیں وہ کسی مذہب کے بھی پابند نہیں ہوتے اور ہمیشہ کافر ہیں +

ترجمہ چٹھی

مسٹر ملول صاحب عرف شیخ عبد الرحمن

بنام جناب مہتمم اخبار پیونیر الہ آباد۔

میں آپکی چٹھی محررہ ۱۰۔ ماہ ستمبر کا صرف یہہ ہی جواب دے سکتا ہوں +

کہ درحقیقت مینے کبھی دلسے دین اسلام قبول نہیں کیا تھا اور وجہ ظاہرا تبدیل مذہب کے برائے چندے یہہ بیان کر سکتا ہوں کہ متواتر تین سال میں سرسہ میں رہا اور اس جگہ کے رہنے میں میرے دماغ پر اسقدر اثر کیا کہ میں تھوڑی سی بات کی خاطر ہر یک کام کرنیکو تیار تھا اور انجام کو نہیں سوچتا تھا۔ جو لوگ سرسہ میں رہ چکے ہیں وہ اس بات کو قبول کرینگے البتہ مینے جلد پھر اپنی بے وقوفی پر افسوس کیا اور بہت مدت سے مذہب اسلام کے اقرار سے انکار ہیں کہ جس مذہب کو مینے ہرگز کبھی دراصل قبول نہیں کیا تھا لیکن مجھے جلد برخاست کیا گیا تھا مجھے دو فرصت نہ ملی کہ اپنی غلطی کو درست کروں میں خوش ہوؤں اگر یہہ امر مشہور ہو جاوے کہ میں عیسائی ہوں محمدی نہیں ہوں +

اے مہتمم صاحب مجھے ڈر ہی کہ ابھی تک سرسہ کی گرمی صاحب کے دماغ سے نہیں گئی ورنہ ایسا نہ لکھتے کہ جو لوگ سرسہ میں رہے وہ صاحب موصوف کے ساتھ متفق الرائے ہونگے یعنے سب کے سب فاتر العقل ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب ایک ظاہرا سبب نظر آوے تو دنیا اس دلیل کو کب مانیگی۔ خیر خواہ کسی حالت میں ہیں صاحب موصوف کی حالت از بس لائق ترس اور خدا کا خوف پیدا کرنیوالی ہی۔ پروردگار انکو اب بھی ہدایت خیر دیوی یعنے اس دنیا سے اگر حالت غیر مذہبی میں کوچ کریں تو دنیا آیندہ میں مغفرت حاصل کریں۔ خداوند کے آگے کچھ مشکل نہیں۔ امید بہتری کی رکھنی چاہیے فقط

الراقم ایک پنجابی عیسائی ضلع فیروز پور +

بجواب اخبار ناظر الاسلام

مطبوعہ ۲۹ ستمبر ۱۸۷۵ء

چونکہ ہمنے بہت سے اعتراض قرآن کی آیتوں پر اخبار نور افشاں میں درج کروائے تھے جسپر اڈیٹر اخبار ناظر الاسلام نے چہند کے جواب اپنے اخبار نمبر ۲۰ میں دیے ہیں مگر ان اعتراضوں کے جواب اول سے سلسلہ وار نہیں لکھے بلکہ بیچ میں سے چہند اعتراض کے جواب درج کیئے اسلیئے معلوم ہوتا ہی کہ ان چہند کا جواب انکو باسانی مل سکا اور نیز ان جوابوں کی راستی یا ناراستی اگلے بیان سے واضح ہو سکتی ہی +

اول میرا ایک اعتراض قران کی اس آیت پر تھا جسکا خلاصہ یہہ ہی جنکی بدخوئی کا ڈر ہو وغیرہ یعنے اس سے لوگونکو اپنی عورتوں کے مارنے کی اجازت ملتی ہی۔ اسکا جواب اڈیٹر صاحب اسطرح دیتے ہیں۔ کہ جن عورتوں نے بدخوئی کی اور کچھ نہ

شرارت اور فساد کا خوف ہو۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ انکو آیت کے معنے محدود کرنیکا یا اپنی طرف سے الفاظ زائد لگاکر معنے کر لینیکا کیا اختیار ہو۔ قرآن کی آیت کے صرف یہہ معنے ہیں جنکی بدخوئی کا ڈر ہو۔ معنے یہہ ہیں کہ اگر کوئی ڈرے کہ میری بیوی نے بڑا کیا ہو یا کرنے کو تیار ہو تو اُسکو مارو۔ لیکن اسی آیت پر میرا ایک اور اعتراض ہو یعنے عورت اپنے خاوند کی رفیق ہو اور نہ غلام کہ وہ اُسکو مارے۔

اسکا ایڈیٹر صاحب نے کچھ جواب نہیں دیا +

دوئم پھر اس آیت پر اعتراض تھا جسکا ترجمہ یہہ ہو جو لوگ عیب لگاتے ہیں قیدوالیوں کو پھر نلائیں چار مرد شاہد تو مارو اُسے اُسی ۸۰ چوٹ چھی۔ اسکا جواب ایڈیٹر صاحب یوں لکھتے ہیں۔ دیکھو مسیح نے اُن یہودیوں کو کیا کہا جو ایک عورت کو جو عین فعل میں پکڑی گئی تھی اُسکے پاس لائے وغیرہ یعنے تم میں سے پہلے وہی پتھر اُس پر مارے جو بیگناہ ہو اور پھر جناب موصوف فرماتے ہیں کہ اللہ کے حکموں میں کسیکی عقل کا دخل نہیں۔ ایڈیٹر صاحب نے میرے اعتراض کے معنے نہیں سمجھے یعنے میرا اعتراض محمد صاحب کی رحمدلی پر نہیں جب کے مسیح نے ظاہر کی اور نہ محمد صاحب کے منصف ہونے کے انکار پر جب کہ مسیح نے کیا مگر اسحکم پر کہ اگر عیب لگانے والے چار مرد شاہد نلائیں تو مارو اُنھیں اسی ۸۰ چوٹ چھی کی یہہ نہ رحم ہو اور نہ منصف ہونیکا انکار بلکہ بے رحمی بے انصافی اور ناجایز۔ اور جیسا ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں کہ کون اللہ کے حکموں میں دخل دیسکتا ہو۔ ہم کہتے ہیں کہ اسی پر ہمارا شک ہو۔ کیا یہہ قرآن خدا کا کلام ہو اور کیا ہم بغیر شہادت کے ایسی کتاب پر یقین کریں جسمیں جھوٹھی تعلیم ہو۔

سوئم پھر اعتراض یہہ تھا جو قرآن سے ظاہر ہوتا ہو کہ خدا مردوںکو عورتوں سے زیادہ پیار کرتا ہو اگرچہ اکثر عورتیں مردوں سے زیادہ نیک حلیم الطبع اور رحم دل ہوں۔ اسکے جواب میں یہہ لکھتے ہیں کہ خدا بدکار مردوںکو نیک عورتوں سے زیادہ پیار نہیں کرتا اور خدا نے مردوں عورتوں کا خداوند بنایا۔ اِن دونو باتوں کو ہم تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن میرے اعتراض کا یہہ جواب نہیں۔ میری مراد یہہ تھی جیسا قرآن سے واضح ہو کہ خدا نے عورت کی بہ نسبت مرد کی خواہش پورا کرنے کے لیئے بہت کچھ زیادہ بندوبست کیا مثلاً مرد کئی نکاح کر سکتا ہو مگر عورت نہیں کر سکتی مردکو بہشت میں اپنی خواہش پورا کرنے کو بہت حوریں ملینگی اور اُسکی بیچاری عورت اُس گروہ میں ایک ہوگی۔ ایسی عورت پر خدا کی ویسی مہربانی ظاہر نہیں ہوتی جیسے مرد پر یعنے مرد عورت سے خدا کو زیادہ پیارا ہو +

چہارم پنجم میرا اعتراض تھا کہ قرآن نے انسانکو اختیار دیا ہو کہ جب مرد عورت سے بیزار ہو جاوے تو اُسے چھوڑ دیوے۔ بجواب اُسکے ایڈیٹر صاحب حدیث کا حوالہ دیتے ہیں یعنے سب حلال چیزوں میں طلاق اللہ کو بہت ناپسند ہو۔ میں کہتا ہوں کہ میرا اعتراض قرآن کی آیت پر ہو نہ کہ حدیث پر اور اگر حدیث جو آدمیوں کا کلام ہو قرآن کی آیت سے بہتر ہو تو قرآن مبہم اور ناقص ہو اور اگر خدا طلاق پسند نہیں کرتا تو محمد صاحب کو معاذ اللہ اپنے لے پالک کی بیوی لینے کا کیوں حکم دیا۔

ششم پھر اعتراض تھا کہ قرآن سے لونڈیاں رکھنی اور بہت نکاح کرنے جائز ہیں۔ ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں کہ ابراہیم کی بی بی حضرت سارہ اور حرم ہاجرہ تھیں اور یعقوب کی دو بیبیاں اور دو حرمیں تھیں اور حضرت داؤد کی سو بیبیاں اور تین سو حرمیں تھیں وغیرہ۔

ہاں بیشک آدم نے منع کیا ہوا پھل کھایا اور داؤد نے یوریا کی عورت کو لے لیا اور اسکے خاوند کو مارا لیکن ہم اُس حالت میں نیک آدمیوں کے انکاموں کی پیروی کر سکتے ہیں جو جایز اور نیک ہوں اور یعنے یہہ بھی ثابت کیا کہ انجیل سے بہت نکاح کرنے منع ہیں۔ ایڈیٹر صاحب اسکا جواب یوں لکھتے ہیں کہ انجیل سے بہت نکاح کرنے منع نہیں اول قرنتیوں کے ساتویں باب کی ۲ دوسری آیت پادری نے بدلکر یوں لکھی ہو کہ ہر مرد اپنی جورو اور ہر عورت اپنا شوہر رکھے یہہ لفظیں وہاں بالکل نہیں ہیں اور یاد رکھو خدا کا کلام بدلنا نہیں چاہئے۔ بیشک نہیں۔ لیکن اگر ایڈیٹر صاحب اول قرنتیوں کے ساتویں باب کی دوسری آیت کو دیکھتے تو یہی الفاظ ملتے یعنے ہر مرد اپنی جورو اور ہر عورت اپنا شوہر رکھے۔ نیز میں نے یہہ بھی لکھا تھا کہ عقل دانائش اور دور اندیشی سے کثرت نکاح اور لونڈیاں رکھنی ناجایز ہیں۔ پر اسکا جواب اُنہوں نے بالکل نہیں لکھا +

سب لوگ صاحب انصاف اور راستی اسبات کی تمیز کر سکتے ہیں کہ ایڈیٹر صاحب نے کسی اعتراض کا جواب کافی دیا ہو یا نہیں اور نیز یہہ جواب اُن بہت اعتراضوں میں سے صرف چند کے دیئے ہیں جنکا جواب دینا انکو آسان معلوم ہوا۔ خلاصہ یہہ ہو کہ قرآن کی اخلاقی تعلیم کی راستی ثابت ہونا محال ہو اور لوگ قرآن کی تعلیم سے ناواقف ہوتے یا اُنکی بعیت اسکی تعلیم کے موافق ہونے کے سبب اسکو خدا

کا کلام مانتے ہیں۔ کاش کہ لوگ مسیح کی تعلیم کو پڑہیں اور معلوم کریں کہ وہ کیسی خدا کی پاکیزگی انصاف اور رحم کے موافق ہی۔ مسیح فرماتا ہی کہ ہم جب خدا کی بادشاہت دیکھنے کے پہلے راست پاک غریب حلیم رحیم دل سچی قصور معاف کرنے والے فروتن صابر اور صلح خواہ ہوں۔ خدا ہر ایک کو ایسا دل بخشے۔ آمین

اخبارات ملکی و ولایتی

غدر قوقند اخبار ٹیمز لنڈن تحریر کرتا ہی جو غدر قوقند میں ہوا اوسمیں بھی روسیوں کی حکمت تھی اور اُنہوں نے اسمیں کارروائی کی پس اسی وجہ سے انکو قوقند کی حکومت بھی نصیب ہو گئی اب روسیوں نے یہہ بات مشہور کی ہی کہ امیر کاشغر کا ارادہ ہی کہ روسیوں پر چڑہائی کیا جاوے پس اِن باتوں سے خیال کیا جاتا ہی کہ جو سفیر کاشغر کی جانب سے روس گیا ہی وہ اُسی بات کی صفائی کے واسطے گیا ہی کہ امیر کاشغر کو یہہ بات بخوبی معلوم ہی کہ جب روسیوں کو موقع ملیگا وہ ہمکو حکومت سے بیدخل کر دینگے روسی امیر کو اپنا دشمن قرار دیتے ہیں کیونکہ یہہ یورپین طور سے اپنی فوج کو قواعد سکھلاتے ہیں معلوم ایسا ہوتا ہی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں روسی امیر کاشغر سے اُنکی ریاست کو چھین لینگے روسی جب تک امیر کاشغر کو تباہ نہ کر دینگے اُسوقت تک اپنی کو مال اور مضامون نہ خیال کرینگے۔ روسیوں کو کبھی چین نہ آئیگا جب تک امیر کاشغر کو اپنی رعایا نہ بنا لینگے یہہ بات ضرور ہونے والی ہی۔ روسیوں کی فوج جس روز سے وسط ایشیا میں آئی ہی اُسی روز سے اُنکو برابر فتح پر فتح ہوتی جاتی ہی وقتاً فوقتاً وہ کوئی نہ کوئی مقام فتح کر لیتے ہیں روسی اگر ایک مقام پر قیام کرنا چاہیں تو وہ قیام نہیں کر سکتے ہیں۔ روس کی سلطنت بڑی وسیع ہی مگر پھر بھی اُنکو ملک گیری کی خواہش ہی تمام وسط ایشیا کو فتح کر لیا ہی اسٹینڈرڈ لکھتا ہی کہ کبھی کسی اخبار میں ایسی خبریں ملکی فتح کے باب میں نہیں تحریر ہوئیں جیسے اخبار گلوب نے کاشغر کی فتح کے باب میں لکھی ہیں یہہ بات درست ہی کہ قوقند سے کاشغر کسی قدر دور ہی مگر اسقدر دور نہیں ہی جیسے کہ کشمیر سے کاشغر دور ہی غرضیکہ وسط ایشیا میں کوئی خود مختیار رئیس نہیں رہنے پاویگا وہی رئیس رہینگے جو روسیوں کی اطاعت کر لینگے۔

ہاں سچ ہی کیا جانے خدا کو کیا منظور ہی جو ہوا ہی قلمبند ہوا آیندہ جو ہوگا تحریر کیا جاویگا +

امیر کابل کی دلیری اشرف الاخبار میں لکھا ہی کہ چٹھی آمدہ کابل سے معلوم ہوا کہ امیر کابل نے روس کے سفیر کو صاف جواب دیدیا اور کہا کہ ہم سکارپور کا رستہ ہرگز نہیں دیتے اور نہ خورم کا ملک سردار عبدالرحمن کو دینا چاہتے ہیں اور نہ میمنہ کا ملک دینا منظور ہی بیشک جنگ کریں۔

غرض امیر کابل نے سفیر روس کو صاف جواب دیکر واپس کر دیا اور امیر صاحب خود فوج کی بھرتی میں آجکل مصروف ہیں اور تمام ملک کابل کا حساب کتاب ہو رہا ہی +

برہما ایک اخبار میں لکھا ہی کہ شاہ برہما نے انگلشیہ گورنمنٹ کی تمام شرطوں کو قبول کر لیا ہی

خیر ہوئی ورنہ داؤں برہما تباہ ہو جاتا یہہ ہی کرنا چاہئے تھا +

بھوپال ایک مشہور افسر کرنل ہاچنس صاحب زنڈنٹ بھوپال کا کام کرینگے

ریاست بھوپال کا انتظام کچھ برا نہیں ہی تاہم ایسے معاملہ فہم افسر کی وہاں ہمیشہ ضرورت رہتی ہی اور یہہ بھی ہم جانتے ہیں کہ یہہ ریاست کبھی انگریزی افسر سے خالی نہیں رہتی +

تعطیل گورنمنٹ بمبئی نے نہایت خوشی سے یہہ تجویز کی ہی کہ شہزادہ ویلس کی تشریف آوری کے ایام میں بمبئی کے عام محکموں میں آٹھ روز کی عام تعطیل ہونی چاہئے

قسطنطنیہ کی خبر سے معلوم ہوا کہ جن شاہان یورپ نے سرویہ کی جانب سے ذمہ داری کی تھی اُنہوں نے شہزادہ سرویہ کو لکھا ہی کہ تم اپنی فوج کو سرحد سے واپس بلا لو اور اگر ایسا نہ ہوگا تو ترکی سرحد سرویہ پر قابض ہو جاوینگے

لنکا میں سالگذشتہ کی نسبت روئی کی پیداوار بہت ہوئی تخمینہ سے معلوم ہوا کہ آٹھ حصہ زیادہ پیداوار ہوئی

کراچی بندر میں کسی صدمہ سے ایک جہاز غرق ہوا جسمیں ۹۰ آدمی ضایع ہوئے +

ترک وطن وکیل ہندوستان سے معلوم ہوا کہ اضلاع صوبہ بہار سے سات ہزار آدمیوں نے ترک وطن اختیار کیا اور اسیطرح چھوٹے ناگپور سے بہت لوگوں نے مجبوراً اپنے وطن مالوفہ کو چھوڑا ہی یہہ سب اُن جزیروں کو گئے ہیں جہاں چاء کی زراعت کثرت سے ہوتی ہی +

مصیبت کے وقت وطن کا ترک کرنا بھیک مانگنے کی نسبت الوالعزمی کا کام ہی

ٹیکا اور جرمانہ انگلستان میں جو شخص اپنے بچوں کو ٹیکا نہ لگوانے جرمانہ اور بعدم جرمانہ میں قید ہوتا ہی

افسوس یہ قاعدہ یہاں جاری نہیں ہوتا جس سے ہر سال سخت نقصان ہوتا ہے ہم نہیں جانتے کہ گورنمنٹ ہند کو اسبارہ میں منظور رہو تو کیا ہے +

مدراس صوبہ بہار کے عہدہ ڈایرکٹری سررشتہ تعلیم پر ایک ہندوستانی صاحب مقرر ہوئے ہیں۔ غنیمت ہے +

چندہ بمبئی میں پرنس آف ویلس کے استقبال کے واسطے بیس ہزار روپیہ کی رقم ابتک جمع ہوئی ہے۔ اور احمدآباد کے تباہی زدہ لوگوں کے واسطے پچیس ہزار روپیہ + دوراندیش آدمی اس چندہ سے نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ ہندوستان میں دردمندی زیادہ ہے یا ظاہرپرستی +

مہاراجہ سندیہ نے شہزادہ صاحب بہادر کی تواضع کے واسطے بیس لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ اگر اس روپیہ کا خرچ بھی حکیمانہ طور سے کیا جاوے تو مہاراجہ صاحب کے ملک کو بڑا فائدہ ہو +

وائی جنامی ایک بیوہ عورت ذات کی برہمنی جسکا نام دھرماوتی لکشمی بائی ہے جسنے مڈیکل گرنمنٹ کالج میں تعلیم پاکر امتحان دیا اور پاس ہوئی بڑودہ میں پچاس روپیہ ماہواری پر نوکر ہوئی ہماری غرض اس خبر کے درج کرنے سے یہ ہے کہ بڑودہ کی حالت روز بروز اچھی ہوتی جاتی ہے +

شملہ پر دہم ماہ حال سے برف پڑنا شروع ہوگیا ہے +

حضور وایسراے ۱۵۔ ماہ حال کو شملہ سے رخصت ہوئے

خدیو مصر اپنے ملک میں بڑی ترقیاں کر رہا ہے فی الحال ریل کی سڑک قاہرہ سے خرطوم تک جو طیار ہوگی اسمیں سرگرم ہے +

بمبئی مہاراجہ صاحب میسور معہ کرنل میلیس جو سرپرست اور مسٹر ویلایل صاحب قائم مقام چیف کمشنر کے شاہزادہ ویلز صاحب بہادر کی رونق افروزی کے وقت یہاں تشریف لاوینگے۔

عدن سے خبر آئی ہے کہ ترکی فوج مقیم اولان کا ایک گروہ بزیر کمان حافظ پاشا کے واسطے مقابلہ قوم عرب کے کوچ کر گیا۔ مقام دفاذین میں لڑائی ہوئی عرب والوں نے شکست کھائی چھ سو آدمی انکے مقتول ہوئے اور سو آدمی اسکے مقتول ہوئے۔ قریب سو آدمیوں کے سر مقام سانا میں لائے گئے +

شاہزادہ ویلس بہادر تاریخیں سیاحت

شاہزادہ ویلس بہادر کی مفصلہ ذیل تبدیل ہوئے ہیں ۵۔ نومبر کو عدن میں ۱۹۔ کو بمبئی میں رونق افروز ہوں گے پھر پونا میں قواعد کا ملاحظہ فرمائینگے اسکے بعد علاقہ بمبئی میں دس بارہ روز تک قیام فرماکر مقامات کالیکوٹ۔ کوئمبٹور۔ نیلگری۔ میسور۔ سرینگاپٹن۔ ہوتے ہوئے ۹۔ دسمبر کو رونق بخش مدراس ہونگے پھر یہاں سے ٹوٹی کورین جاکر ۱۱۔ یا ۱۲۔ کو داخل سیلون ہونگے ۲۳۔ دسمبر کو غالباً کلکتہ پہونچیں گے جہاں اسٹار آف انڈیا کا ایک دربار عظیم ہوگا کلکتہ سے ۳۔ جنوری کو روانہ ہونگے اور بنارس۔ لکھنؤ۔ کانپور۔ ہوتے ہوئے ۱۱۔ جنوری کو داخل دہلی ہوکر لشکر کثیر علاقہ لارڈ نیپیر مکڈالا کا ملاحظہ کرینگے دہلی سے ۱۹۔ جنوری کو روانہ ہوکر امرتسر لاہور سہارنپور، روڑکی۔ ہوتے ہوئے ۲۹۔ جنوری کو داخل آگرہ ہونگے وہاں سے گوالیار و اجمیر میں رونق افروز ہوکر پھر آگرہ میں تشریف لاکر ۱۳۔ فروری کو نہضت فرمائے بریلی ہونگے اور وہاں سے ہمراہ سر جنگ بہادر سیر شکار نیپال سے سرور حاصل کرکے آخر فروری میں داخل آلہ آباد ہونگے وہاں سے جبلپور۔ اندور ریلوے۔ دولتاباد ہوتے ہوئے ۱۹۔ مارچ کو زینت بخش بمبئی ہونگے

سایم کا سرحدی تنازعہ گورنمنٹ

سایم کی سرحد جو برہما کی حد کیطرف ضلع چینج سے ملی ہوئی ہے وہاں دو ہزار غارتگروں نے لوٹ کھسوٹ مچا رکھی ہے اس مفسدہ کے دریافت کرنے کے لئے سلطنت سایم کی طرف سے ایک کمشنر بھیجا گیا ہے اور اڑھائی ہزار آدمی شریروں کی تنبیہ کے واسطے وہاں فراہم کئے گئے ہیں انگریزی برہما سے بھی ایک کمشنر مقرر ہوکر روانہ ہوا ہے جسکی سایم کی کونسل جنرل نے ملاقات کے وقت بہت خاطر و تواضع کی اب ایک مراسلہ آیا اس سے معلوم ہوا کہ سایم کی فوج نے بعد خوف دکھلانے کے فساد کرنے والوں کے دو سو چالیس گھر جلا دیئے +

لودیانہ

بباعث تبدیلی صاحب اسسٹنٹ کمشنر کے عدالت ضلع میں محرران کا بہت تغیر و تبدل ہوا ہے۔ اسی ہفتہ میں بعد انتظار بسیار کے منصف صاحب بھی تشریف فرما ہوئے اور مقدمات دیوانی طے فرمانے لگے ہیں۔

صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر بہادر علاوہ اپیل مقدمات مجوزہ صاحبان منصفان خاص شہر لودیانہ کے مقدمات بحیثیت عہدہ ججی کے سماعت فرماتے ہیں ساکنان شہر کو منصف صاحب سے کچھ سروکار نہیں ہے

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا